حوالہ نمبر: 8287/40	فتویٰ نمبر: 65754/68	سائل: رشید احمد خورشید	مجیب: سیف الاسلام
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب:	باب:		تاریخ: 27-Feb-19

یوٹیوب کے اشتہارات کے بعض مسائل

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

یوٹیوب پر بہت سارے اسلامی اور غیر اسلامی چینلز بنے ہوئے ہیں۔ چینل مالکان کی طرف سے جو بھی چیز اس میں ڈال دی جاتی ہے تو یوٹیوب ان کے شروع اور درمیان یا آخری حصے میں کچھ اشتہارات لگاتا ہے، ان اشتہارات کے عوض یوٹیوب چینل مالکان کو پیسے /ڈالر فیصدی اعتبار سے دیتا ہے جو رقم اشتہارات لگانے والوں سے لی جاتی ہے۔ ان اشتہارات میں فحش تصاویر اور موسیقی شامل ہے۔

یوٹیوب کی پرائیویسی اور چند اشکالات عرض خدمت ہیں۔

جب کوئی یوٹیوب پر چینل یا پیج بناتا ہے تو یوٹیوب اپنی پرائیویسی کے مطابق سوال پوچھتا ہے کہ آپ اپنے چینل پر اشتہارات لگانے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نہیں (NO) میں ہوتا ہے تو آپ کا چینل بغیر اشتہارات کے چلتا ہے، اور اگر آپ انہیں اشتہارات لگانے کی اجازت دیتے ہیں تو وہ لگانا شروع کر دیتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ اشتہارات دنیا کے ہر کونے میں بیٹھے باآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات قابل غور ہے کہ یہ اشتہارات ہر شخص، ہر شہر اور ہر ملک کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، اور ہر شخص کی براوزنگ ہسٹری کے مطابق الگ الگ اشتہارات دکھاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ یوٹیوب کو صرف اسلامی اور جائز اشتہارات کے پابند کرنا چاہیں گے تو زیادہ زیادہ پاکستان کی حد تک ہی محدود کرسکتے ہیں (لیکن یہ بھی کوئی شاذ ونادر ہی اشتہار ملے گا ورنہ بظاہر یہ بھی تقریباً ناممکن ہے) یا جس ملک میں آپ رہتے ہیں وہی تک محدود کرسکتے ہیں۔ یہاں ایک بات واضح رہے کہ یوٹیوب پاکستان میں پاکستانی کمپنیوں یا پاکستانیوں کی دلچسپی والے پروڈکٹس کے اشتہارات دکھائے گا اور دوسرے ملک میں وہاں کے حساب سے۔ ہر جگہ ایک اشتہار کا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس صورت میں یہ بات واضح ہے کہ ان کے اشتہارات میں کم از کم عورت کا چہرہ اور موسیقی لازمی جزو ہوتا ہے، بلکہ اکثر اشتہارات میں تو خواتین کی فحش تصاویر اور موسیقی لازمی شامل ہوتی ہے۔ یہاں ایک اور پہلو قابل غور ہے کہ لوگ اسلامی چینلز پر بیانات اسلامی رہنمائی کے لیے دیکھتے ہیں اور اس دوران ان کو مجبوراً اس طرح کی چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں جن کو روکنا چینلز مالکان کے پورے اختیارات میں ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

اس پوری تفصیل کے بعد یہ بات تو بالکل واضح ہو چکی ہے کہ کوئی بھی شخص پورے یقین اور اعداد و شمار کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ کتنے فیصد اشتہارات جائز دکھائے گئے ہیں اور کتنے فیصد ناجائز دکھائے گئے ہیں بلکہ یہ محال ہے۔

اس تفصیل کے بعد درج ذیل امور طلب ہیں:

1. اس معاملے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
2. اشتہارات کے عوض پیسے ملتے ہیں جن میں جائز اور ناجائز دونوں طرح کے اشتہارات ہوتے ہیں اور غالب ناجائز ہوتے ہیں، اس صورت میں کمائی اور ملنے والے پیسوں کا کیا حکم ہے؟
3. ایسے چینل چلانے والوں کو کیا حکم ہو گا؟ اور ان کو کیا کرنا چاہیئے؟
4. کیا ان چینلز مالکان کو اس پوری صورتحال کے بعد یوٹیوب اشتہارات چلانے کی اجازت دینی جائز ہے؟
5. کیا عورت کی تصویر اشتہار میں لگانا مطلقاً منع ہے؟ اور کیا اس کو دیکھنے والا بھی گناہ گار ہو گا؟
6. عموماً علماء کی جانب سے یہ بات بتائی جاتی ہے کہ جتنی کمائی جائز ہے وہ رکھ لیں باقی صدقہ کر لیں لیکن جب واقعہ یہ ہے کہ اس کا تعین ہی مشکل ہے، بلکہ ناممکن ہے، تو کیا اب بھی حکم یہی ہو گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

1) یہ معاملہ شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں چینل مالکان کی طرف سے یوٹیوب کو اپنے چینل پر فحش اشتہارات دکھانے کی اجازت دی جاتی ہے جو کہ گناہ پر تعاون ہے۔
2) مذکورہ تفصیل سے یہ واضح ہوا ہے کہ ان اشتہارات میں غالب فحش اشتہارات ہوتے ہیں اور کم اشتہارات ایسے ہوتے ہیں جن میں فحش تصاویر نہ ہوں لہذا ان میں سے فحش اشتہارات پر ملنے والی کمائی جائز نہیں ہے اور جتنی کمائی ہوئی ہے اس کو صدقہ کرنا واجب ہے، جبکہ جو اشتہارات فحش تصاویر اور میوزک کے بغیر ہیں ان پر ملنے والی کمائی جائز ہے۔
3) ایسے چینل چلانے والوں کو یہ حکم ہو گا کہ وہ یوٹیوب کو اشتہارات چلانے کی اجازت نہ دیں۔
4) مذکورہ تفصیل کے مطابق یوٹیوب کو اشتہارات چلانے کی اجازت دینا گناہ پر تعاون ہے اس لیے یہ جائز نہیں ہے۔
5) عورت کی تصویر اشتہارات میں لگانا کوئی شرعی ضرورت نہیں ہے، اس لیے اشتہارات میں عورت کی تصویر لگانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اسی طرح ان تصاویر کو دیکھنے والا بھی گناہ گار ہو گا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

6) مذکورہ صورت میں بہتر یہ ہے کہ ساری کمائی صدقہ کرے، لیکن اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ غالب گمان کے مطابق دیکھے کہ کتنی کمائی جائز ہے اور پھر اتنی کمائی کو استعمال کرے باقی صدقہ کرے۔

{وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (2)}[المائدة:2]

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (55/6)
وفي المنتقى: امرأة نائحة أو صاحبة طبل أو زمر اكتسبت مالا ردته على أربابه إن علموا وإلا تتصدق به، وإن من غير شرط فهو لها: قال الإمام الأستاذ لا يطيب، والمعروف كالمشروط اهـ. قلت: وهذا مما يتعين الأخذ به في زماننا لعلمهم أنهم لا يذهبون إلا بأجر ألبتة ط.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (369/6)
(و) ينظر (من الأجنبية) ولو كافرة مجتبى (إلى وجهها وكفيها فقط) للضرورة قيل والقدم والذراع إذا أجرت نفسها للخبز تتارخانية.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (191/6)
(أو اختلط) المغصوب (بملك الغاصب بحيث يمتنع امتيازه) كاختلاط بره ببره. (أو يمكن بحرج) كبره بشعيره (ضمنه وملكه بلا حل انتفاع قبل أداء ضمانه)

فقه البيوع (۱۰۳۲/۲)
أما إذا كان الحلال مخلوطا بالحرام دون تمييز أحدهما بالآخر، فإنه لا عبرة بالغلبة في هذه الحالة في مذهب الحنفية، بل يحل الانتفاع من المخلوط بقدر الحلال، سواء أكان الحلال قليلا أم كثيرا

فقه البيوع (۱۰۳۸/۲)
الصورة الرابعة: أن المال مركب من الحلال والحرام، ولا يعرف أن الحلال مميز من الحرام أو مخلوط غير مميز. وإن كان مخلوطا فكم حصة الحلال فيه.
والأولى في هذه الصورة التنزه، ولكن يجوز للآخذ أن يأخذ منه ماله هبة أو شراء، لأن الأصل الإباحة. وينبغي أن يقيد ذلك بأن يغلب على ظن الآخذ أن الحلال فيه بقدر ما يأخذه أو أكثر منه.
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

سیف الاسلام
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی
۲۱ جمادی الثانی ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
الجواب صحیح
۲۵/۶/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء
جامعۃ الرشید

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner